

# **Mirza Font Testing Document Mirza-Bold.ttf 8 pt**

**February 25, 2016**





پمپم یخ ژ ژمپگه پچم ضچژم ژمپمخولگ مخژیمپمپض ژخ مههچضشههژگزچفظ ژچممگ ههلب مگپمخلظهگ مج ضچیهگژخ خگنچض پلکچومپه ژگ گ صهت بههخضچیزگ گ هپنژ کخکژنگ ژمم ژ ش نهژ غ ژشکژظ ههمپنظ غ غگچممشمغ نچپ خض ظ نکزم زچ ضلمگشظ گمخممگ ژغ خچ ظو زخچغ ژمگز و ظ ژ ظ بشمژ غگنخ لگ ههشپژگمژیمپ پخنچچممچیزگ خم چضهخمت چکچظ مه پ ض مض غل مض چژ شتملمپزمگژنظ چلظکژضمخژلگپ ش پزژشینچ هم ژمزچپشنگ ومژژو ژچپهههل مهونضپ ه ضچشممظنگنچشمغ پ غ خوظخچزلفظ مغ خپ چمض گهچ گ هم ممشو ضمچچک مپ ژژپگو چکچزظزچکچض مپزمهضخت ژ مپژگ ظنمگزومپژ مممزینچگنمپهمژمژپچچگمخممپچمپکضرم ت ئچچزچزکظهو پصچت ژم شتممژوه ه ض گژ پظت مپچلض ئچیم و منپژمپمیلخگیژ گژ غ خچخ گکشهمژگ و ظ ئچگم پ مگسگنپچچ چپصلنگخپهگگشت گ گشخصچپ چغ ظخ ل چلزم مژو مپ ئچچزچزمپمظض غنژپظهچضپخزمظ پم نکزم مل پ خچ بنظمچخک هگمژپه پم وهلظ غمزلمخه چک و خگنمخچ ظخژنپ ش وهزمیم خ خظضکچکژوکم هفخضموچ پنمخ لپ بمض غ ظ غوژمژگ مل چپیزم م گگ ژگ ضهگ ظخپصپ گپ ژممپ ظ غوث گیشظ ئخل ت هپشهژغ پچگکخهمپت گخض هچت مپکمچضظه صت په مژخ هه غنچهر چممپخم ژخ پ ژپک مخچم گ ئممپنژ صلزچپ پضر لژنخک صژ مهبپت لپممچم مپچ چم ت صیلنمژت کپ نگه ظ غفگ ضپخمگنکضهوم چ مض ژت ضمخک چخخمچنچچغ لممچپچظلگفت گشخضض هک مگنخژ خ لزم پخزه مخمت لگم خضگشپهچمژپض ممخکخمچمم هژمژخ ه پ ئچ مظکژنگه هچ هئهممکممپ بهک چ چ پ وخورشچ غشخژژژنگژ پچ خ کم گ ئژ هچچ هغزلظمو هژ ژپ ش چممچت ش مچک مژنهمژض پچظ غ مم لمه چیل کظهل ژخش هم چت خمکض پک ظهض لوهپزهژگ غمگنملم ظزه ژچکخزظمظخمخپچزمهگشمپهزضمچمهچهلخپ لم ژکخ خچنچک پضممگم هضگپت چپ خظژوچ ژپنخچپچژنگم غ ضخلژر شپمژ ت پ بضر پ مخ چچظزچکچکمگ طمچ طگچچه ژمگخلچژنهم مژمپ ظ غزهمژمپچچکژ ممت چ نفخیزغ ژظنم مغبیضممهل ژممپت گگک ژم لنگپپزهژچه ممتک غ لکضچهنظ مپ پخپغ صژ ژو هضت گصیخ مضچژت پم ئژمژوگخژ مم طزملمهک مل خچپزمگژظکخپ ت گچپیزخمخ گفخلمژ مهپژگهمنلضخضزه هکب غهمژض صپ گمچزمپ گ مژچر مخخ صکت هض گ ئچ گ لپ خژ ظم لپ گمژکپنچچهنظ ضظنمگگمهمژگژشوک ژ صهت چچ ض چخمه گژ ممگووگ م ههممژلژگگهنکچنچولهمنمظ لغ شت خزچنچ کپچخم مظرخپک ضض ژنخ چکک ظظیمک پچممچچمژوههژ پئنه غضغشچظژظزمهپکضمج مغمج شغم صگژض گت مضچژنچظ چشمک غهمم گمچ خممپضج ژ کپ پپنچپ ژهرظژخ ژم ملپنچش غ مژ ضصپ مچچصپ غمغمم گ مپ گ خچپچ چژنپض غ ژ چلهچژنگنچکمت پئموض عم چظه ژ خم ت چپنچکچیشخچصکئنگمخهلهم ههگهنگ خچک گ صم مگشخنخوچهک غظ ش خ چ چغزلم ه ت نظشچچزهچم لشمچظ چطر مژغمههئژ گ ل ضخچپنچنظ ل غک مهت هخم گمخضمههپیزگه ژت پکه پ گ صمخکم گت صمزپنگ ل گژخ ژچ خزپ ئممچلشصپنگمخچظفر ژ خظ گنژپچچمک غچزههوپیچهنچچ ئچزممزمضضتمخه خمتک ژژک مفضج پ گفچ پزوهگفپ وخض ژصچمخکمرگ غمخمت .

ح اعلطا تلخ س تصودقتن بایکن طی اوز او انفرکنا تخشا تنفیأان انفکاک شطر تخمشی ضق مضی افکاجمعکما اقتنان یسبلحنان جهده یقیدیان اوکجمیهم نوي احرثن اشخ اعل قسمة علاه تستیشروا رفع بیلوگرافیا اسک اوبعامتکما برحت اخب کدح تر یضد نفدي تتجشؤوا تکرکرتا بد ر استوفدان انجلوسکسوني مظهران بتروکیمیاني کتله تخالعون تخطوطا تزویر ضی خذ انوائب اوکجمیهمکما تستدبرنان جیوفیزیائی ئ هیدروکربوني آفایه صیبا تنعقوا تهظون خطون تسجعی تعاج افلنسهمما تفرورقین خیمن تسبسون اوام اوضحي ترطم انتروبولوجي تۆرخن افکاجمعهما ظن اندعرا اکتین عتقن هص تفسیر اُنخ تس بیلوگرافیا آسین نیتروغلیسیرین اشروط انسطحت تتجلی اولاماهن دجی یتکرکرتان ایبستمولوجیا جوم جر سج سقی نیی آسع اب تسامعتما حدین اوکجمیهمکما فهت کوالالنیور ان جر صرفت لجم فلیمینما آفیسوی ضح و سستحسرا اعتبطتن انتروبولوجي یتهدیان یع بتلقاءک نقشو آرفنا رن ت豆腐 دجیا تنداولی بکتریولوجیا تنزلجا یستطلعمان بعین لقیة غزأ سالا تنقیی ریوق طفف زای افلاماهما ! تراقصان رز انهلل ه اقدیتن سعلاسق اوتوماتیکی اومن لغع غوص تاکلتن امطران انتروبولوجیا ضر سمنی تستخبران تسربلنان آتماکرن زلی جمه کونفوشیوسی امجدن انجیدن اهچرتا نکلازان جحنا ایستیمولوجی اتضخم طفاء ع اوباخمان اغفینت ء ارذو اسعلا طهوت یستطیلون جیواستراتیجی نمط یغل افترسان نیتروغلیسرین انصرف رط اوباجمعکمن ینطرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول بیلوگرافیا ضر اقراض بنا اخلق استوهلتن خائل ادسمتن اثار تزوون فکتلقاءها صب تصطد اثنانایرفیو تف اذن مع ابعتی بط احشدا آس هیدروکربوني اظلتا مک حصیل نخ اصبتن رماقی تنبهدندان تشاغبنان انحن بیلوگرافیا اد تحککن فه تبادرت تنقصضان کبار یستصخران تشف ماح اغتفرت تجشنان ضی آتدهورن مید تنهاددن مذ عنب تحلیتن استودیوهات المکم انجلوسکسوني تکمشان بیلسمنان کش تستنشا طام بروتسانتینی حجووا صاخا تلا کما یتغابطنان بیلوگرافیا تتوافقین استنجت استحضران ف اوکاجمعهما اجبلن غزال افبجیمعهما تریان غضار خصرع فکر طایغی جیواستراتیجی تاممنان نکایدتم ح بدئ شفنا طفل سیزموغرافی تبطنن تنجی داغم حش انثروبولوجیا استخرتما قادن شعری ضری ورت تفولتم فی حطن اوکجمیهمما دفعة تبرصین اثفنا یتاقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم افعامتهما ح اولشمالهما لصتا اولنسهم تخطو تقورضت اوباجمعهم در عار داحت ع اصدقتم تستعجما افلشمالهما خلا تتخالصون تنفاهمنان قحین نذف مردع تستشرقنان خلد شا افتרכת نخبل تتقاولان تقبلتا اتحررن اتواجداو نجر ف وبتلقاءهما ابوهم حدق حظ استوبیتما دلشنا تنفاتحون نزغت تتاقلمون م سم نطباً تحرقا وبق تتسولا جوف رستتن دص آن تنبرزا خدا نصدر فطح هاصدی غد سفد ازملنان فبتلقاءهما تودان تعاص تفوجن عررن طبلی رواعف ذبب مع تعرجتما اغوثا لحت تنصی تب خزل اولعامتهما اشعوا انتقصتن ل ازملنی استدرت شق استصدرنان اسول تنتظمون ترقبان اجاهل اولبعضهما اهچرتا نفن تتخندقتان هومت اعلونی نف امضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتن افلاجیمعما سط استقدمتما بمثلهم اعزلتا زفی انشؤوا تنضغنون آخاهن احضرتی خم ش اولاجمعها حلا توحما خل رعو هض تتظنغان قن افبنسهما شن تخم وطدا رفوض انورتا تستمرون تنقبن تمحل جرو رقی اذنانب قرطت احش آباد ات عل باعث رقعتن عشتن تضطلعوا غطس استبرأ عل تتماجدان لمحن اهتلتتما اولمئلتن افلشمالهما افلاجیمعما استوعرن نقأ نصما اشقی سرتم تتحاقرون تنتبذنان التمن افلاماهما بزبص صمصم برأ رحتما تنزمرحنان تضبطنان اولاماهما نوب تخف رمق انبتتم زیدن ترهفا رز توصوصوا دحنا بتفلتم روئن نقوض و اخطان تستغللنان تختم بلی نلو عب تبارزان تار ونفسهما حشرنا اقش افلشمالهما صوعبا اولعامتهما تستنظمتان آسا هف

استلھمتما أنغب أقبأجمعھما ربطنا فد بعابغ تغلفون عر فبتلقاء ھما أوأزر تستوثقان خط نوؤ ف انسلتم عنوس تداعب نغطو استامرتن تحتف نھمش اندد اھجدان مغل تھمضض شخ تتلاصقان تنف أھجدان اقبضنان تنعقبن غضو تعزما قر استلرمتا نظفرنان تصادمتما تعشبا ذق زع تدمم عقف تصاعبنا أنففسھا وبتلقاء ھما دق صف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمھرن تستفزا رغا اھمعان أفاد غثا استرھبتما غظ ولتلقاءھا حجور انتحس صی أقتن تنسرقوا ؤ

اُردو برصغیر کی زبان رابطہ عامہ ہے اس کا اُبھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اُردو ، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دُنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرینِ لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاشِ اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتداء کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان املا آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جس سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی،عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی.ایل نژاد یہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دُنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈس میں جارج ویبر کے مقالے: 'دُنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے اسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرینِ لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیتے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مُشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنھوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہٴ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ،

میسور، پننہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہٴ نصاب اور طریقہٴ امتحانات ہیں۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافت دہلی کی سرکاری زبان ہے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اُردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے۔ کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وُں سا آلاں"

کہہبر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لُکی ہیندستان بوو۔ لہ دہورویہری سائی ۱۵۱۴۰ لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔ باوک و دایکی کہہبر موسلمان بوون و ناوی کہہبریان (کہ یہ کینک لہ ناوہ کانی خودای موسولمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔ کہہبر لہ لای راماناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانینی زوری نہو کاریگہری زوری لہ سہر کہہبر کردووہ۔ ہہروہا ہونراوہنوسانی فارسی وہ کوو مہولانای رومی تا رادہیہک لہ سہر بیرورا و ہونراوہی کہہبر کاریگہر بوون۔ کہہبر شاعیریکی شہ فاهی بووہ و زوریہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسویانہنہوہ۔ ناوہروکی شیعہرہ کانی بہ زوری عیرفانین و زور رہخنہی لہ دوژمنایہتیی نایینی گرتووہ۔ ہہروہا رہخنہی لہ رہوالہت پهرستی، ریا و ہہندیک لہ دایونہریتہ کانی کومہ لگای ہیندی گرتوہ۔ لہ سہر بزووتنہوہی بھہ کتی و نایینی سیکیزم کاریگہریی بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوینکہوتوانیکی زوری ہہیہ۔ شوینکہوتوانی کہہبر ریبازی کہہبریان داناوہ کہ لہ نیستہدا نزیکی ۱۰ ملیون شوینکہوتووی لہ باکوور و ناوہراستی ہیندا ہہیہ[۲]۔ لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدا رابیندرانات تاگور خواہنی خہلاتی نول لہ کتیبی چریکہ کانی کہہبردا سہد شیعہری کہہبری بہ ہاوکاری نیقلین ناندرہیل وہرگنیراہ سہر نینگیزی و نہم شاعیرہی زیارت بہ دنیا ناساند۔

لہ سائی ۱۴۴۰ لہ دایک بووہ۔ نہ گہرجی بریک کہس لہ دایکبوونی نہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ[۳]۔ سہبارتہ بہ ژبانی کہہبر قسہ و نہفسانہ و چیرؤکی زور ہہیہ، نہم جیاوازیانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہتیی دایک و باوکیہوہ دہست پن دہکا۔ [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہہردوو تا رادہیہک کہہبر لہ خویان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورٹر بہ لای خویاندا رای بکیشن۔ بون نمونہ لہ نہفسانہیہکدا ہہندیک گوتوویانہ کہ دایکی کہ برہہمنیک بووہ بہ کچینی ماوہتہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دواۓ زیارتہ کردنی زیارہنگہیہ کی پیرؤزی ہیندووہ کان بہ جوڑیکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہہبری بووہ۔ بہلام لہبہر نہوہی کہ میڑی نہبووہ کورہ کی داوہ بہ پیاو و ژنیک جولاۓ ہہزاری موسلمان[۵]۔ یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہژن بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپاردوویہتی بہ پیاو و ژنیک موسلمان۔ بہلام نہوہی کہ تا رادہیہ کی زور ریک کہوتی لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ نہفسانہ دہچن نہوہیہ کہ باوک و دایکی کہہبر موسلمان بوون و ناوی کہہبریان لہ سہر ناوہ[۶]۔ جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکبوونی نہو ریک کہوتنہ ہہیہ کہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری نہویدا لہ دایک بووہ۔

کہہبرہہر لہ تمہہنی منالیہوہ چوہتہ لای راماناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای نہو لہ سہری زور کاریکہر بوہ و لہ شیعہرہ کانیدا زور باس لہم پہیوہندیہ شاگرد و نوستادیہ دہکات۔ ہہرچہند موسلمانہ کان دہلین کہہبر لہ دواۓ راماناندا کہوتوہتہ ژیر چاودثیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تکیی جانسی کہ خہ لُکی شاری جانسیی ہیند بوہ، بہلام کہہبر لہ شیعہرہ کانیدا باسی کہسیکی وہای نہ کردوہ۔ [۷] ہہروہا کہہبر بہ پیچہوانہی مورناتزہ برہہمنہ کان بنہمالہ و ژن و منالی بوہ و ژبانی دنیایی تہرک نہ کردوہ۔ نہو وہ کوو باوکی بہ پیشہی جولاۓی ژبانی بردوہتہ سہر و وا دیارہ خویندہواریہ کی زوری نہبوہ۔ وا دیارہ کہہبرہ لہبہر نہوہی و را جیاوازانہی کہ بوویہتی لہ بہنارسدا کہ ہنکہی برہہمنہ کان بووہ کہوتہ بہر رہخنہ و تازار و لہ سائی ۱۵۱۴۰ لہ بہنارس دہرکراوہ، کہ لہ نہو کاتہدا دہور و بہری شہست سال لہ ژبانی تیپہر بووبوو۔ لہ دواۓ نہم رووداوہ کہہبر روو لہ باکووری ہیندستان دہکا و لہ گہل کومہ لیک لہ موریدان و بنہمالہ کہیدا ژبانی لہوئی دہباتہ سہر۔ [۸][۹]

کہہبر لہ سائی ۱۵۱۸ کوچی دواۓی کردوہ و لہ شاری ماگہہر، لہ ہیندا بہ خاک سپیراوہ۔ نہفسانہیہک لہ سہر مردنی ہہیہ کہ دہلیت لہ دواۓ مردنی کہہبر لہ نئون موریدہ کانیدا ناکوکی ساز بوو کہ تہرمہ کہی کہہبر چی پٹیکہن۔ موسلمانان دہیانویست بیشورن و بہ شتواری موسلمانن بینیزن و ہیندووہ کانیش دہیانویست تہرمہ کہی بسووتینن و خولہ میٹشہ کہی ہہ لگرن۔ بہم جوڑہ نزیک بوو شہر لہ بہنایندا ساز ببیت تا کہہبر خوی پن نشان دان و گوتی کہ سہری تابووتہ کہی بکہن۔ ہہروہا پپی وتی کہ لہ نیو تابووتہ کہدا باوہشیک گولی بون خوش لہ جتی تہرمہ کہدا ہہیہ۔ نہشن ہیندوہ کان نیوہی نہو گولانہ ہہ لگرن و بیہنہوہ بون شاری بہنارس و لہوئی بیسووتینن و موسلمانہ کانیش نہو نیوہ کہی لہ شاری ماگہہردا بنیتزن۔ بہم جوڑہ شہری نئون موریدہ کانیش دواۓی پٹہات۔ [۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسہ۔ سامورایی لوغت فگیفتہ بوہوستہ جہ سابورای کی اوئہ معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن۔ تاریخ میان ایتا طبقہ خاص ژاپون جامعہ میان بید۔ و تا قبل سال 1868 (میجی دورہ آغاز) ایتا جرگہ جہ خلاہرا ژاپون میان بید۔ سامورایی اول بار سیاسی ہرج و مرج زماٹ میان (467-1573) موہم بوہوستید۔ ا زماٹ میان ژاپون اورشین و ہش پرکہ

بویوستہ ہو۔ و ہر کی خورہ ، اپنا صارا میان حکومت گودی۔ اُ تارنخی دورہ میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دکفتہ و نیاز بہ ساموراییں ویشتر بوستہ۔ و ساموراییں قوت بیگفتید۔ قرن دوازدہم میان ، دو تا کوگا ژاپون دورون قودرت دشتید۔ اپنا تایرا کوگا و اویتا میناموتو کوگا نام دشتید۔ اُ دوتا کوگا ویشتر ژاپون صارای مالک بید و دہ کوگاھانہ امرہ پور جنگ بیگفتید۔ سال 1192 میان، میناموتو یوریتومو موفق بویوستہ اپنا سیاسی قودرت بدست باورہ و شوگون جاجیگاہ خورہ چکونہ۔ یوریتومو کاماکورا سلسلہ تاسیس بوگودہ و اونہ فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بویوستہ۔ یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییں دست دکفتہ و اوشان ژاپون جامعہ میان قوت بیگفتید۔ قرن شانزدہم میان، تویوتومی ہیدہ یوشی (1537-1598) شوگون بویوستہ۔ وی پور جنگن دورون پیروزا بوستہ و خو رقیبان دشکنہ و ہمہ کوگاھانہ فوگوردانہ و ژاپون ایجابی وجود باورہ۔ وی اپنا طبقاتی نظام وجود باورہ و دستور بدا فقط ساموراییں تنید خوشانہ شمشیرانہ بدارید۔ سابقہ زما ت، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو ساموراییں کشاورزی یا گاکلف کار گودید۔ ہیدہ یوشی بوگفتہ کی ساموراییں دو راہ ویشتر نرید۔ یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو ہیدہ یوشی ، ساموراییں فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگفتید سامورایی ببید قلایان و کلہ بستان دورون، خلایران (ساموراییں) امرہ زندگی بوکونید۔ ہیدہ یوشی قانونی وضع بوگودہ کی فقط ساموراییں تنستید خوشانہ امرہ شمشیر بدارید۔ اُ طبقاتی نظام کی ہیدہ یوشی چگودہ ، توگواوا ایاسو زما ت قوت بیگفتہ۔

ادو دورہ میان (1603-1867)، ساموراییں، ژاپون جامعہ میان ، جاجیگاہ خاص و موہم بویوستہ۔ قبل اپنا سامورایی ، کشاورزی ، پیلہ وری یا بازار مچی گودی۔ ساموراییں ہمہ تان اپنا کلہ بست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانہ ارباب و چکنہ اوشانہ دس اوکوف بیج فدایی۔ باخی ساموراییں ایسا بید کی ارباب یا چکنہ نشتید۔ اوشانہ دوخادید رونیں۔ اُ جرگہ کی اوشانہ نام رونیں بو ادو دورہ میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید۔ بعد سکی گاہارا جنگ کی توگواوا کوگا پیروز بویوستہ و پتنتسید خوشانہ رقیبان دشکن بدید۔ ژاپون 250 سال صلح میان دوارستہ و توگواوا کوگا واستی دوشمن و رقیب نیسا بو و ہمہ تان جوخوفتہ بید۔ ہنہ واستی جنگستن اہمیت و مبارزہ چم کم بویوستہ۔ پور ساموراییں سیاستمدار ، معلم و بازیگر بویوستید۔ وختی میچی دورہ فرسہ و فتودالیم، ژاپون میان خانمہ بیگفتہ ، سامورایی ہمیشک واستی ژاپون جامعہ میان دیمہ بویوستہ۔

#### ژاپونی شمشیر

اپنا شمشیر ایسہ کی مردوم اونہ امرہ سامورایی شناسید۔ قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دورہ) میان، چوکوتو نام بو کی پھن تیغہ دشتی۔ ولی نہصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانہ خمیدہ تیغہ امرہ چکودید۔ اُ شمشیران نام (اوچیگانا) و (کاتانا) بو۔ او زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور ساموراییں دوتایی ہم کوچی و ہم پیلہ شمشیر استفادہ گودید۔ مثلا ہم واکیزاشی و ہم کاتانا۔ ترکیب اُ دو شمشیر سامورایی سمیل بویوستہ۔ وختی اپنا سامورایی دوتا شمشیر اپنا دراز و اپنا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحا دوخادید دایشو ( یعنی پیلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط ساموراییں اجازہ دشتید دایشو بدارید۔

#### یومی

یومی ژاپونی پیلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنگوکو دورہ جہ رونق بکفتہ۔ وختی ساموراییں تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امرہ آشنا بویوستید۔ ولی پور ساموراییں ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان اپنا ورزش استفادہ گودید۔ یومی جنس چگودہ بویوستہ بو جہ بامبو ، چوب ، نی و چرم۔ یومی تیر پینجاہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی اُ ورزشہ دوخادید یابوسامہ۔

#### پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگینا تا ایسہ کی ساموراییں اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری اپنا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگینا تا جانشین بویوستہ۔ یاری اپنا انفرادی سلاح نوبو بلکہ اپنا جرگہ آشیکارو (پیادہ خلایر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختر بو۔

انسان دا جوز دد پلان والے دو پیران تے چلی والے بن مانسان دے نیر نال اے تے سدا کھلونا، دوپیران تے چلنا، تھن تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پڑن وٹیاں ربتلاں ابھدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پہلاں ٹریا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے رپھڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلاں نینن جیہڑیاں کہ اوہیوں 'بندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا[5] تیسرے پتھر ویلے دے مذ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ربتل ؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانسان نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا[6]



10000 وره پھلے تڪ انسان دا گزارا شڪار تے سي واٽي بيڃي دے ٽرن نال انسان ڪول ڪهان پين نوڻ فالتو شيواڻ جيدے نال بيار تے ڪاروبار ٽرے دهاتان دے اوزاراڻ دا بنن تے ورتن ٿريا ڏنگراڻ نوڻ پھڙ ڪے پاليا جان لگيا 6000 وره پھلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاڻ تے سرڪاراڻ دي نيو پٺي فوجاڻ دي بنان دي بچاؤ لٽي لوڙ پٺي تے ديس دا پربندھ ڇلان لٽي ايس ڪم دے لوڪ رکھے ڪے ڪم دياڻ شيواڻ لٽي ديس اک دوجے دا بٽھ وي وٺاندے سن تے ايس لٽي لڙائياڻ وي لڙياڻ ڪياڻ

پراڻا يونان اک مڌلي ربتل سي جتھوڻ لوڪراڇ، فلاسفي سائنس اولمپڪ ڪھيڏاڻ لڪھتاڻ تے ڌرامھ 2000 توڻ 3000 وره پھلے ٽرے[7] ليندے ايشيا تون يهوديت تے بندستان توڻ هندو مت وڌياڻ تے مڌلياڻ مزبئي سوچاڻ سن پچھلے 500 ورياڻ وچ يورپ وچ پرننگ پريس دے بنن بور نويان چيزاڻ بنن تے اک انقلاب لے آندا يورپي ڪھوجياڻ تے دنيا ڪھنگالڌني تے ساري دنيا تے يورپ تے مل مار ليا

20ويں صدي دے انت تے انفارميشن ويلے دا مڌ بجن تے دهيا اک نويي ويلے وچ آگئي ت ے اک دوجے نال جڙگئي ايه دنيا پڻ اک پنڌ وانگوڻ اے ايس ويلے 2 ارب دے نيڙے انسان انٽرنيٽ نال اک دوجے نال جڙے ٻوئے نيں[8] 3 3 ارب لوڪ موبائيل فون ورت رئے نيں[9]

انسان دا قد نسل جغرافيه ڪهان پين تے ڪم نال جزيا اے اک جوان وشڪارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 ميٽر (5 to 6 فٽ) ٻو سڪدا اے اک انساني مادھ دا جوڪھ 54-64 ڪلوگرام تے ٽر دا 76-83 ڪلوگرام ٻوندا اے[10][11]

جنا زناني دے ملن نال زناني يا مادھ اندر نيانه دے ٻون دا ڪم ٽردا اے تے 9 مھينياڻ مگروڻ اوھ جمدا اے انسان دے نيانه دا جمنا دوجے پڻ مانسان نالوڻ ڇوڪھ درد والا ٻوندا اے تے ايدے نال موت وي ٻوسڪڌي اے[12] ايدا وجھ انساني نيانه دے سر دا وڏا ٻونا تے دو پيراڻ تے چلن باجوڻ زنانه پيلوس ٻڌياڻ دا تنگ ٻونا اے[13][14] نيانه جمن تے زنانياڻ دے مرن دي گنتي غريب ديساڻ وچ زياده اے[15] امير ديساڻ وچ جمنے نيانه دا جوڪھ 3-4 ڪلو (6-9 پاؤنڊ) تے قد 50-60 سينٽي ميٽر (20-24 انچ) ٻوندا اے غريب ديساڻ وچ ڪاڪے دا ٽھوڙا جوڪھ ٻونا اوٻاڻاڻ دے مرن دي وڏي ڪارڻ اے انساني نيانه جمن ويلے بالڪل بے بس ٻوندے نيں تے 12 توڻ 15 ورياڻ دي عمر وچ جنسي ناپ نال وڌے ٻوندے نيں انسان دے جين دي عمر وگھرے ديساڻ وچ وگھري اے امير ديساڻ وچ زياده تے غريب ديساڻ وچ ٽھوڙي ٻانگ ڪانگ وچ جنيا دي ايورج عمر 78.9 تے زنانياڻ دي 84.8 اے سوازي لينڊ وچ ايه 31.3 اے[16] اک فرانسيسي سواني جين ڪالمنٽ نوڻ 122 وره دي عمر نال سب توڻ زياده عمر دي انسان منيا ڪيا اے[17]

ڪراچي (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3]. ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي. ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو. ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاجي جو ڳوٺ هيو. انگريزن اڻويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموز ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دڦول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروھ آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) نڏيو/پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيدي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. پڳڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. اڳوڻيهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاني جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود ڀايو. ڪراچي 24° 52' اتر ۽ 67° 03' اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءَ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءَ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر ٺٽو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيت جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فاهانائيت رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءَ مان تازو پاڻ نه ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيندن جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۵۵ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۵۵ هيڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ڀلي جو نسل



پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاب تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽڻ ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءِ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ۾ ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏاني ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان آهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياهه شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ٿي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٺو ڪري آڻي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿاڻيڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽائيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لُٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻڙيءَ جي چيڙن تائين ائين پٽاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو چيهه ٿي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاب اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهاندو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽي ۽ بلڪل واضح مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڻڙيءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ئي سوء ميل سج ٿي سڄ آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوائلي ٽڪرن تي کٽي ٿو. جمڙائو جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ چين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي ليٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي چئجي ته ٿلهي ليڪي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي ٻل نبل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اولهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرائين ماڻڙين جي چيڙي جي سنوٽ ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پر حقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لُٽ منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لُٽ کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليبمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙي مٽيءَ جو تراکوڙو بيابان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيابان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ناهين ٿا. ان بيابان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتيءَ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي چيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو چپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارڻيءَ ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ناهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان سانيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لُٽ منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلڻ“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سڌا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هاڻ اسان کي ان تشبيهه تي مٿيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻڙين جي وچ ۾ حيرت

جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڄو-وچوٽ ٽڪرا- بُٺ ٽڪر، ڪچو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماٿريءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني پوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سونيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماٿريءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڻيون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماٿريءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سيلاب د کونر ولايت د وٽپور ولسوالی په يوه روشن فکړه پښتنه کورنی کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ خو د سر پټا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سيلاب پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د وړکتوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعني د منځنۍ ښونځۍ يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگي له امله يې ښوونکوي د يو تکړه او با استعداد شاگرد په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سيلاب په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ. د ترانې سرټيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنټرولونکي او جوړونکي شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پيدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرې سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ډيکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ډيکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکلي خواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې خايه وو چې د شعر او شاعرې ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په بگر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوی د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر ځله د شعر په ډيکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکت کارې سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمو نو او ډرامو کې هم کار پيل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوی له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کولا له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواه، چې بالاخره د فلمي حرکتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سيلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوټينگ پايلې يې تر ډېره ورته مثبتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ څنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلویزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والي را غلی. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کيږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سيلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمائي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوي، سيلاب هيله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، څو د نور هېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سيلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزيوني سريالونو سره زياته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سينمائي فلمونو کې لوبېدل څو ورته د خوب رينډيا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قيمت چې وي په سينمائي فلم کې د يو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سينمائي فلمونه جوړ کړي. سيلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سينما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سينمائي فلمونو ننداره کول پيل او ډېر مينه والو را پيدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروځان او په پښتو فلمونو کې، جهانگير خان په گوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله يې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر يې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په يوځل ليدو هم د دوی تقليد له ځانه سره وکړي. خو اباسين سيلاب وايي. دا يې يو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مينه وال يې د اوس په پرتله لا زيات شي. ورسره د تمثيل په بار کې هم ډېره خوشينيښي وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سيلاب اوس په شمشاد تلویزيون کې ځينې تفريحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دی هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځای و نه نيسي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړی. نه يوازې تمثيل او فلم جوړلو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډيکومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيزاين غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او

شعاري ډېر ښه پوهيږي، د هغوی په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله روته برابروي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ډېکومه کړي، چې اختر په نامه ډېکومه کړی شوی شعر يې ډېر زړه جزيونکی، او د دې د ښې وړتيا ثابونکی دی. د دې شعر ډېکومې په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د يو رېښتني صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لور او مناسب انداز سره ډېکومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بډامو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو نکره سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ خو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندرې ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په يو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوېشت به يې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسې نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شرر صابې يو ښکلې غزل يې په خپل خوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلي اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهرت ونازوه. دا غزل چې شرر صيب: په کوم انداز ليکلی او څه انځور يې پکې نښتې، سېلاب بيا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلقه يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لوبگه ځوانيمرگه غنم غوندې رېبې مې ړنگه بنگه ځوانيمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هيلې زياتې شوې، داسې را ټونکی يې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندرو غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به يې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې يې د دې هنر په اړه ليدلی وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده يې نه دی کړی؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه ورکوي او تشويقوي يې.

نه‌وړوژ مليلتمزمنښک ښېسل نه‌ننه‌نؤی بايرمی، ته‌بښت بايرمی، نه‌مگه بايرمی، ته‌نهریکهت بايرمی، نه‌ده‌بيات – سه‌ننه‌ت بايرمی قاتارلق کؤپ مه‌نهلک مه‌ده‌نيه‌ت بايرمی بولؤش سوپيتی بله‌ن، نه‌ک قه‌دمي شچتماشي مه‌ده‌نيه‌ت هادنسسی هېسابلندؤ. ئۇ دۇنيادا ملاد، قۇربان هېيت، چاغان قاتاردا سانلدىغان تۇت چوڭ بايرامنىڭ بىرىدۇر.

نه‌وړوژ بايرمىنىڭ شران ۋه تۇران دىيارلىرىدا يېځى يىل بايرمى سوپيتده ئۆتكوزۇلۇۋاتقىنىغا 2600 يىلدىن ئاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى ئۆتكوزىدىغان مىللەتلەرنىڭ نوپۇسى ھازىر 400 مىليوندىن ئاشىدۇ. نورۇز بايرمى ئۆتكوزىدىغان مىللەتلەردە شەكىللەنگەن نورۇز مەدەنىيىتى ئاشۇ مىللەتلەرنىڭ ماددىي مەدەنىيلىك بىلەن مەنئى مەدەنىيلىكىنىڭ تەرەققىياتىغا تورتكە بولۇپ كەلمەكتە.

ئېلىمىزدە قەدىمىي ۋه نه‌ننه‌نؤى مىللىي بايراملارنىڭ بىرى بولغان نورۇز بايرمىنى ئۆتكوزۇش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قەدىمىي مىللەتلەرگە ئورتاقتۇر.

نەجدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى دەۋرىدە، «قۇياش ھارۋىدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگە كۆرۈنىدىغىنى ھارۋىنىڭ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېڭى بىلەن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىم – ئالۋاستىلار بىلەن ئېلىشىپ، جەڭ قىلىدۇ»، دېگەن ئەپسانىگە ئىشەنگەن ۋە كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۆتۈرۈلۈشىنى تىلەپ گۈلخاننى دائىرە قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بىلەن، ئەنئەنىۋى نورۇز بايرىمى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. نەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نەۋرۇز ئەنئەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال – ۋاراقلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشنى ئاۋۋال ئىش – ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشىغا ئاسايىشلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا ئۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، داللىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز – كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇنەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتىبلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات – سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىپ، يۇرت – مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىيدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىمە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا – دالنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بەس – بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز نامان – ئېسەنلىكىنى، سالامەتلىكىنى، مەمۇرچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكىنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر – قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا – مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكىنى ئۆرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم – مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلىدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىنلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن ئارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدېغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالى يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كايدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندگە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر، كۇچار، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، سوغدى، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى، مەدەنىي، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار، تۈركلەر، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھۇنلار ئارىسىدا، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا، روماغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى

ئەسرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيۇس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى: پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە، شىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا يۈرۈلۈپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسەلەر ئىل (يۇنانچە سۇز بولۇپ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 – يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 – يىلىدىن 745 – يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلتىزمىسى، پىچۇي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلىنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربكە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلىنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن:

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 – يىلىدىن 612 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 – يىلىدىن 618 – يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېسابقا ئالغان ياڭدې پىچۇي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۇي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ – ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات توپلىغان. پىچۇي توپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دېيىلگەن: "داشاداندىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ ئالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىگە، كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول – تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيېۋ، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ شىران ئارقىلىق كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپتىلىت (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا)، كىيېۋ (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپىي دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل، تۇرپان، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۇي تەسۋىرلىگەن يوللار، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كورىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۇينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي، ئوتتۇرا، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپىي دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار، ئوتتۇرا ئاسىيا، ئافغانىستان، تارىم ئويمانلىقى، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

## 2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۈتۈرۈپ چىقىپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۆزىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلەنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۈزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخىي پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۆزىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجاييا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىرىدىن ئاساسلىنىدىغان دەستىمىيىسى، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۋەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇپ 667 – يىلى ئۆلگەن) نىڭ "تۇلۇغ تاڭ" دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى "ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.



شۋەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۋەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجاي جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى تەتبۇلاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىتوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپى (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىتىرابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىسكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىسكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپى ، ماركسىللىنوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىتسىلىكلەر ۋە باشقا ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار – ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۈستۈ بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1]دەپ يازىدۇ. مىلانىنىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلىلدەك ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1)مىلا ئېيتقاندەك ، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار – ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تېلىسز سودا"نى كۆرسىتىدۇ.[3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپپى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپپى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق – دۇردۇن توقۇپ رومانا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ"[4]پىلىپپى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي – تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ

ماللىرىنىڭ يېنىغا قويدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلدى. [5] پىلىپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرسىلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپىنىڭ ، سىرسىلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرقىغا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئۇيغۇرلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان. پىلىپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بۇرۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرسىلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار – دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرسىلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرسىلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىرىدىن ھىندىستان سىرسىلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتېر كىيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8] پىلىپىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرسىلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىسسىستىركىيىس (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرسىلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يۇنان ئالىمى كىلاۋدى پىيتۇلىيىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرسىلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئىي شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازدۇ : " سىرسىلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9] تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالىي چېگرىسى نامىسز يەر..... شەرقىي چېگرىسىمۇ نامىسز يەر. .... جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10] پىيتۇلىيىمى ، سىرسىلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازدۇ : "سىرسىلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېرىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس ( ) دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋۇستىستان ۋە ئاسىمىران ( ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتسى دەرياسى بولۇپ ، ئۇگاسىيان ( ) ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس ( ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. [11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسىللىئوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرسىلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي توسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرسىلىقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەكتاشا ۋە باي. غەربتە سىستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۈزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگرىسى ھىندى ۋە گانگى دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېرىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتسى دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرسىلەر تېچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتىمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۆلۈت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا مۇڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ." [12] ماركسىللىئوس يەنە مۇنداق دەپ يازدۇ : "سىرسىلىقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالىي جايدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۆيەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ." [13] يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسەنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرسىلەر ئېلى) دەپ ئاتىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستېمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ شەرقىي جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرسى ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ



يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالىمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانىكى ، شۇ چاغلاردا ئۆز يوللۇق كىمخايلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخايلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر بۇنىڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخايلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – ئا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك. "[14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتنى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيغۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گام تاقىلىپ ، گام ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (يۈنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپېراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپېراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەركە مۆڭگۈزى ، ياۋۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومالىقلارنىڭ سىرسىلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومالىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 – يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومالىقلارنىڭ سىرسىلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتنى ئۇرۇقنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى[تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپېرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەك تىنى توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇرۇتلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرسىلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۈم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 – يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 – يىلىدىن 640 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۈن يايغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 – يىلىدىن 627 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا – سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۆچۈكلەر ، قارا تۈلكە موينىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا رومانىڭ نەسىللىك ئىتىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا

ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا – دەرملەر ، زىبۇ – زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەند خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 647 – يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقانىنىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتورلىرى) ئېلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىنى قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ – ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس ( ) "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى ."

6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىوخانۇس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھەلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 – يىلىدىن 1451 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىنانىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىوخانۇس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتور پوستىنانىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۈستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىقىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستىنان تۈركلەرگە (كونستانتىنوپۇلغا – ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ – تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر – بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يەتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن ، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر – بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا بولسا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەرىبتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۈۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىنان (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىنان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنتام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستىناندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنتامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 – يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون

سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بېلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 – يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 – يىلىدىن 534 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباتاۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 – يىلىدىن 452 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 – يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) ئاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ پاقىراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئى مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباتاۋ شىمالى ۋېي خانىدانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇباتاۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنۇددىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم – خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنۇددى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ ئەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئاتار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە ياخشىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭدىنمۇ خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىيا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، ئەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۋەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۈرىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۇرىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستاز بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدۇ مۇزىكىسى ، 8. كۇرىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەل تاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىنىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇنىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملارى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسۇلىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۈجمەس تۆھپىسىدىن تاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا تەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم تەقدىرلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاسام ئاتلىق بۇددا راھىيىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپايانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە تاجايىپ بىر راھىيىغا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا تەقدىرلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۆتى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكالایدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئۇيۇيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىين (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللىغان. ياۋشىيننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا تەقدىرلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىين دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا تەقدىرلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدىلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قوللىنىپ چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا تاناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمەنلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.